RIGISTRED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT-NO-R.N 6/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۲۴

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:
جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شمارہ ۳۴

Regd. no P/G.D.P-3

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۱ر شعبان ۱۳۹۵ ہجری | ۲۱ر ظہور ۱۳۵۴ ہش | ۲۱ر اگست ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں تفصیلی اطلاع اندر کے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں

حضور انور کی طرف سے لنڈن سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نام تار موصول ہوا ہے جس میں حضور نے تمام احباب اور جماعتوں کو اپنی صحت کے لئے دعا کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔

قادیان ۱۸ر ظہور حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع درویشان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

قادیان ۱۸ر ظہور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ جنوبی ہند کے سفر پر ہیں۔ ۲۳ر اگست تک بنگلور میں اور اس کے بعد مدراس اور کلکتہ کا پروگرام ہے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو آمین

احبابِ جماعت کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا محبت بھرا پیغام!

باہمی پیار اور اتحاد سے رہیں۔ میری صحت کیلئے جماعت کیلئے۔ اور وطن عزیز کیلئے دعائیں کرتے رہیں!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النّاصِرُ

عزیز بھائیو اور بہنو!　　اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

گذشتہ کئی ماہ سے خاکسار بیمار چلا آرہا ہے۔ اگرچہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے۔ لیکن ابھی پوری صحت ہونے میں نہیں آرہی۔ طبی مشورہ بھی یہی ہے۔ بزرگان جماعت پاکستان بھی یہی مشورہ دے رہے ہیں۔ اور بیرون پاکستان کے دوست بھی یہی خواہش رکھتے ہیں کہ میں باہر جاکر تشخیص اور علاج کراؤں۔ اس لئے دعاؤں اور استخارہ کے بعد چند ہفتوں کے لئے پاکستان سے باہر جا رہا ہوں۔ سب دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے تشخیص و علاج کا یہ زمانہ مختصر کر دے۔ اور میں جلد تر صحت کے ساتھ واپس لوٹوں آمین۔

ہمارے ربِّ کریم نے جو ذمہ داریاں ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہیں۔ اور ان فرائض کی ادائیگی پر جن بشارتوں کا وعدہ ہے۔ وہ ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم کامل اطاعت کے ساتھ پورے جذبۂ ایثار کے ساتھ۔ ساری شرائط کے ساتھ، عمل صالح کے ہر پہلو کو حسین بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کا نمونہ پورے اندرونی اتحاد کے ساتھ اور بنی نوع انسان کی کامل ہمدردی اور خیرخواہی کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور حضرت خاتم الانبیاء **محمد** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے والے ہوں۔ یاد رکھیں کہ ہم کسی کے بھی دشمن نہیں۔ سب کے لئے ہی دعائیں کرنے والے ہیں۔ سب کے لئے ہی اپنے ربِّ کریم سے خیر کے طالب ہیں اور پورا بھروسہ رکھتے ہیں کہ ہمارا محبوب خدا دنیا کی نجات کے سامان پیدا کرے گا۔ اور نوع انسانی اُس کے قدموں میں اکٹھی ہو جائے گی۔ اور امت واحدہ بن جائے گی۔ ہر دل میں **محمد** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار موجزن ہو جائے گا۔

پس آپس میں پیار اور اتحاد سے رہیں۔ اور نوع انسانی کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دکھوں کو حقیقی سُکھ میں بدل دے جہاں آپ میرے لئے اور جماعت کے لئے دعائیں کر رہے ہوں گے۔ وہاں اپنے عزیز وطن کے لئے بھی دعائیں کریں کہ خوشحالی، استحکام اور ترقیات کے سامان پیدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اس کی رحمت کے سایہ میں، اس کی رضا کی جنتوں میں آپ بھی اور ہم بھی اپنی زندگی کے دن گزاریں۔ آمین

آپکے لئے ہر آن دعائیں کرنے والا
آپ کا امام: خاکسار
مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث) ۵/۸/۷۵

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس ہتر و گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاعات اور دعائے خاص و صدقات کی تحریک!

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کئی مہینوں سے وقفوں وقفوں سے ناساز چلی آرہی ہے حضور انور کی بیماری کی تفاصیل قبل ازیں بدر میں شائع ہوتی رہی ہے۔ ناسازی طبع کے باوجود حضور دنیا بھر میں پھیلی ہوئی احمدیہ جماعتوں کی دینی رہنمائی میں اور اشاعت اسلام کے سلسلہ میں جماعتی کاموں میں منہمک رہے ہیں۔ گذشتہ سال جماعت کو جن روح فرسا حالات اور مصائب میں سے گزرنا پڑا۔ اور جن غیر معمولی مخالف طوفانوں سے دوچار ہونا پڑا۔ وہ تاریخ کا ایک المناک باب ہے۔ شدید ترین ابتلاؤں کے ان ایام میں ہمارے پیارے امام کو جو ذہنی صدمات پہنچے۔ وہ بہر حال حضور کی صحت پر اثر انداز ہوئے۔ لیکن امام کا مبارک وجود جماعت کے لئے ایک ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے۔ الحمد للہ کہ حضور کی بہترین قیادت و رہنمائی میں جماعت نے تاریخ کے عظیم ترین ابتلاء کا صبر و ثبات کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور وہ نمونہ دکھایا جو الٰہی جماعتوں کے شایان شان ہے۔ ہمیں ان طوفانوں میں سے صبر و ثبات اور مومنانہ شان کے ساتھ گذرنے میں رہنمائی اور صحیح قیادت بخشنے والا ہمارا پیارا امام ......

...... اس وقت بیمار ہے۔ جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ اپنی دعاؤں کو حضور انور کے لئے وقف کر دے یہی امام وقت کے ساتھ محبت اور روحانی تعلق کا حق ہے۔ ہمارے آقا نے ہمارے غم میں نہ جانے کتنی راتیں جاگ جاگ کر دعائیں کرتے ہوئے گزار دیں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی طویل علالت کے ایام میں ایک بڑی ہی دردناک نظم تحریر فرمائی تھی جس کا ایک شعر تھا ؎

قوم احمد جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں

اس سے زیادہ مؤثر اور پر حقیقت الفاظ نہیں ہو سکتے۔ احباب کرام اپنی خاص دعاؤں کو اپنے پیارے امام کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے وقف کرنے کے علاوہ صدقات بھی دیں۔ تا اللہ تعالیٰ شافی مطلق کا رحم جوش میں آئے۔ اور ہم تمام خدام کی دعاؤں کو شرف قبولیت حاصل ہو جیسا کہ بدر کے اسی شمارہ میں صفحہ اول سے احباب کو علم ہوگا۔ سیدنا حضور انور اس وقت لنڈن میں تشریف فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارہ میں اور لنڈن میں حضور کی مصروفیات کے متعلق جو اطلاعات محترم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر مقامی کے نام موصول ہوئی ہیں۔ وہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج ہیں۔

ایڈیٹر

---

(۱) محترم ناظر صاحب خدمت درویشان ربوہ کا خط

"لنڈن سے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ کیبل گرام اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ و دیگر ارکان قافلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ حضور کی سفر میں غیر معمولی برکت بخشے سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور

حضور انور بخیریت اس سفر سے واپس تشریف لائیں آمین۔ والسلام

مرزا خورشید احمد"

---

(۲) محترم مولوی عبد الکریم صاحب لنڈن کا خط

"سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل مورخہ ۶/۸ کو ایک بجے مشن ہاؤس (مسجد فضل لنڈن) پہنچ گئے آپ نے پاکستان سے ہالینڈ تک ڈچ ائیر لائن K.L.M. کے جہاز میں اور ہالینڈ سے لنڈن تک برٹش ائیرویز کے جہاز میں سفر فرمایا۔ حضور کی صحت دیکھنے میں کافی کمزور معلوم ہو رہی تھی۔ حضور نے باوجود علالت اور اتنے لمبے سفر کی تھکان اور کوفت کے احباب جماعت کو جو مشن ہاؤس میں جمع تھے کھڑے ہو کر مصافحہ کا شرف بخشا۔ مردوں سے مصافحہ کے بعد حضور مستورات کی طرف تشریف لے گئے۔ جو مشن کے "محمود ہال" میں جمع تھیں۔

حضور انور گذشتہ شب دس بجے سٹنگ روم میں تشریف لائے حضور نے احباب کو بھی وہاں بلوالیا۔ اور گھنٹہ بھر اپنے خدام میں رونق افروز رہے۔

خیال ہے کہ حضور انور کا قیام قریباً دو ماہ ہوگا۔ اس عرصہ میں حضور کہاں کہاں تشریف لے جائیں گے۔ ابھی تک تفصیلی پروگرام معلوم نہیں۔"

---

(۳) محترم خواجہ نذیر احمد صاحب واں ڈسورتھ لنڈن کا خط

"الحمد للہ کل مورخہ ۶/۸ صبح ۱۰:۳۰ بجے حضور مع پارٹی لنڈن ائیرپورٹ پر بخیریت پہنچ گئے۔ حضور کے ہمراہ حضرت بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب۔ صاحبزادہ میاں پاشا صاحب اور مسعود جہلمی صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل آئے ہیں۔ ائیرپورٹ پر خاندان کے افراد کے علاوہ حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحب، مکرم امام رفیق صاحب، مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام، مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب موجود تھے ایک بجے کے قریب حضور کا قافلہ مشن ہاؤس کے احاطہ میں داخل ہوا۔ حضور کی علالت کے پیش نظر دوستوں سے خواہش کی گئی تھی کہ وہ تشریف نہ لائیں۔ پھر بھی قریباً دو سو مرد اور پچاس مستورات موجود تھیں جنہیں پیارے امام کی محبت کھینچ لائی تھی ـــــ حضور ہشاش بشاش تھے۔ مگر چہرہ پر بیماری کی کوفت کے آثار موجود تھے۔ شام کی نماز میں حضور تشریف نہ لا سکے حضور کے علاج کے لئے پرائیویٹ وارڈ کا انتظام کیا جا چکا ہے۔ حضور کی آمد سے مشن ہاؤس میں بے حد رونق ہو گئی ہے۔ مشن ہاؤس میں مہمانوں کے لئے لنگر کھول دیا گیا ہے۔ باہر سے آنے والے احباب کے لئے رہائش کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ خدام بڑے انہماک سے خدمت میں مصروف ہیں۔ شام کے وقت دو گھنٹے تک حضور مع خدام مشن ہاؤس کے احاطہ میں چہل قدمی فرماتے رہے۔"

(باقی دیکھئے صلا پر)

تبرکات

اسلام ...... کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی مذہبی اور الہامی کتاب یقینی اور قطعی طور پر محفوظ ہے

کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جسے قرآن کریم باترجمہ نہ آتا ہو۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ ۹ رمئی ۱۹۳۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

فرمایا:۔

اسلام کو یہ فخر حاصل ہے

کہ اس کی مذہبی اور اسلامی کتاب یقینی اور قطعی طور پر محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایسی حفاظت فرمائی ہے کہ دشمن سے دشمن بھی اس کے محفوظ ہونے کی شہادت دینے پر مجبور ہے۔ اور قرآن کریم کا محفوظ ہونا اس کی اندرونی شہادت سے ایسا ثابت ہے کہ کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص گلاب کے پھول کی دو چار پنکھڑیاں نوچ کر پھینک دے تو گلاب کے پھول کی شکل ہی بتا دے گی کہ یہ اصل صورت نہیں ہے در اصل قدرت کی پیدا کی ہوئی جتنی چیزیں ہیں وہ ساری کی ساری ایسی ہیں کہ اگر ان کا کوئی ایک حصہ کاٹا گیا ہو تو اس کا فوراً پتہ لگ جاتا ہے۔ خربوزہ کتنی عام چیز ہے۔ ایک پیسہ کے دو۔ دو سیر بکتے تو ہم نے بھی دیکھے ہیں اگر کوئی شخص خربوزہ کا کچھ حصہ کاٹ لے تو کیا یہ چوری چھپ سکتی ہے۔ آم کا ایک ٹکڑا اگر کوئی الگ کر دے تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اس کا پتہ نہ لگے۔ انگور، سردا، انار غرض جس قدر پھل یا ترکاریاں ہیں۔ ان میں سے کسی میں ذرا بھی فرق کر دو تو فوراً پتہ لگ جائے گا۔ پھر

یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔

کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کے کلام میں دست اندازی کرے اور اس کا پتہ نہ چلے۔ اگر کوئی شخص دست اندازی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ پہلی چیز میں کوئی نہ کوئی تبدیلی کرے اور کسی چیز میں تبدیلی ہمیشہ دو قسم کی ہو سکتی ہے اول۔ اتفاقی حوادث سے دوم۔ جو بالارادہ کی جائے۔ اگر پہلی بات ہو تو قرآن کریم کی آیات میں اتفاقی حادثہ کے رنگ میں کسی قسم کی تبدیلی بھی ثابت نہیں۔

اتفاقی حادثہ یہ ہو سکتا تھا کہ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کا کسی بھی عبارت کا کوئی فقرہ بھول جاتا اور آپ اس کی جگہ کوئی ایک فقرہ رکھ دیتے مگر یہ اعتراض نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی نے کیا اور نہ ہی ...... کبھی کسی نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کا کوئی فقرہ بھول گیا تھا۔ بعد میں بے شک دشمنوں نے اس قسم کی خرافات آپ کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر بعد کی بنائی ہوئی بات کو کون درست تسلیم کر سکتا ہے ہر شخص اسے دشمنی اور عداوت پر ہی محمول کرے گا۔ باقی رہا قرآن کریم کے کسی حصہ کا بالارادہ نکال دینا سو اس کے مدعی مسلمانوں میں سے صرف شیعہ ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کے بعض حصے ارادتاً چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ مگر ان کی غلطی آپ ہی ظاہر ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔

کہ اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہے

کہ حضرت علیؓ آخری خلیفہ ہوئے۔ اگر وہ حضرت ابوبکرؓ یا حضرت عمرؓ یا حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فوت ہو جاتے تو شیعہ کہتے کہ ان کے پاس جو قرآن کا حصہ تھا۔ وہ ان کے ساتھ ہی چلا گیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے حضرت علیؓ کو ان خلفاء کے زمانہ میں زندگی دی اور حضرت عثمانؓ کے بعد خلافت پر بٹھایا۔ اب بے شک کوئی شیعہ یہ کہے کہ حضرت علیؓ نے اس وقت بھی قرآن کریم کا وہ حصہ چھپائے رکھا۔ جو ان کے پاس تھا مگر اسے کون درست سمجھ سکتا ہے۔ ہر شخص یہی کہے گا کہ حضرت علیؓ جب خود بادشاہ بن گئے۔ تو انہوں نے قرآن کریم کا وہ حصہ کیوں چھپائے رکھا۔ غرض کوئی اعتراض قرآن کریم پر ایسا نہیں پڑتا جو معقول ہو اور

قرآن کریم کی حفاظت

کے متعلق شبہ پیدا کر سکے پھر قرآن کریم کے بیسیوں حفاظ اس وقت موجود تھے۔ اس وجہ سے بھی قرآن کریم میں خرابی کا امکان نہیں ہو سکتا۔ یہ شرف بھی صرف قرآن کریم کو حاصل ہے کہ ایک وقت میں اس کے بیسیوں حافظ موجود تھے۔ اور پھر وہ سینکڑوں کی تعداد میں ہو گئے۔ پھر سینکڑوں سے ہزاروں کی تعداد میں ہو گئے۔ اور اس وقت لاکھوں کی تعداد میں حفاظ موجود ہیں۔ سوائے قرآن کریم کے دنیا کی کوئی الہامی کتاب ایسی نہیں جس کو حفظ کیا جاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ایسی اعلیٰ ترتیب کے ساتھ

اتارا ہے۔

کہ اس کا یاد کرنا بہت آسان ہے۔ میرا بیٹا ناصر احمد حافظ ہے اور اس نے پندرہ سال کی عمر میں ہی قرآن کریم حفظ کر لیا تھا اور اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جب کہ مسلمان اسلام سے بے اعتنائی کر رہے ہیں۔

لاکھوں حافظ موجود ہیں

ابتداء میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم لکھنے کو عار سمجھتی تھی۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی صحابہؓ کی تعلیم کا انتظام کر دیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے بہت جلد لکھنے پڑھنے میں مہارت پیدا کر لی اور قرآن کریم بھی لکھا جانے لگا۔ چنانچہ پہلے حضرت ابوبکرؓ نے قرآن کریم کو جو الگ الگ ٹکڑوں میں لکھا ہوا تھا۔ ایک جلد میں لکھایا۔ پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے حفاظ سے اس کی نظر ثانی کرائی تاکہ لکھنے والوں سے لکھنے میں اگر کوئی غلطی ہو گئی۔ تو اصلاح کر دی جائے اس کے علاوہ اصل کام حضرت عثمانؓ نے قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق یہ کیا کہ کئی جلدیں لکھوا کے تمام اسلامی ممالک میں بھجوا دیں تاکہ لوگوں میں تلاوت کا جو اختلاف تھا وہ مٹ جائے مختلف علاقوں میں مختلف الفاظ ایک ایک ہی مفہوم ادا کرنے کیلئے بولے جاتے ہیں۔ اور جب تعلیم عام ہو جاتی ہے تو وہ

اختلاف مٹ جاتا ہے

مستشرقین یورپ نے قراءتوں کے اختلاف کو ایسا رنگ دے دیا ہے کہ عام انسان ان کا جواب دینے سے گھبرا جاتا ہے۔ حالانکہ بات کچھ بھی نہیں۔ پنجاب کے ہی مختلف علاقوں میں ایک ہی مفہوم کے ادا کرنے کے لئے مختلف الفاظ بولے جاتے ہیں۔ مثلاً قادیان کے لوگ اگر پنجابی میں یہ کہنا چاہیں کہ انہوں نے پکڑ لیا ہے تو کہیں گے "پھڑ لیا"۔ لیکن گجرات وغیرہ کے لوگ کہیں گے "پھد لیا" اب کیا کوئی شخص شور مچاتا ہے کہ بڑا خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ زبانوں میں اس قدر اختلاف ہے۔ دلی والے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہماری اردو اچھی ہے۔ اور لکھنؤ والے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کی اردو اچھی ہے۔ دہلی والے کیچڑ کہتے ہیں۔ لیکن لکھنؤ والے اس کو کیچ کہیں گے جس طرح ہمارے ہاں زبانوں میں

اختلاف ہے

اسی طرح عربوں میں بھی بعض اختلاف تھے۔ بعض قبائل میم کی جگہ ب بولتے تھے جیسے مکّہ کو بکّہ کہہ دیتے ہیں جب کسی کو نزلہ زکام ہو تو وہ میم ادا نہیں کر سکتا۔ اگر وہ "میری" کہے گا تو اس کے منہ سے بیری نکلے گا۔ اس زمانہ میں آبادیاں بہت بہت دور ہوتی تھیں۔ اگر کوئی بیمار ہوتا تو وہ خیمے میں ہی پڑا رہتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ بچے جیسا تلفظ اس سے سنتے ویسا ہی کہنا شروع کر دیتے۔ ان کو اصل زبان کا علم کیسے ہو سکتا تھا جس طرح ان کے ماں باپ نے ان کے سامنے کوئی لفظ بولا اسی طرح انہوں نے بولنا شروع کر دیا

اور وہ اس جگہ کی زبان بن گئی۔ ہم نے کئی دفعہ سنا ہے۔ چھوٹے بچے بیری کو "بیلی" کہتے ہیں۔ غرض زبان کے توتلے ہونے یا کسی اور نقص کی وجہ سے جو لفظ بار بار نکلے گا۔ وہی اس علاقہ کی زبان بن جائے گا۔ جیسے پنجابی میں کھیڑلو اور کھدلو بن گیا۔ لیکن آہستہ آہستہ جب تعلیم پھیل گئی۔ اور زبان مکمل ہو گئی۔ تو یہ اختلاف مٹ گیا۔ پس یہ

قرأت کا اختلاف

ایسا نہیں جو قرآن کریم کے محفوظ ہونے کے متعلق کوئی شبہ پیدا کر سکے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اختلاف القراۃ کے اسباب پر ایک کتاب میثون الرحمان کے طور پر لکھی جائے۔ جس میں بتایا جائے کہ اختلاف کے کیا اسباب اور وجوہ ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی حفاظت کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ اس کی حفاظت میں شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی طرف سے توجہ ہٹالی ہے۔ اور دوسری طرف چلے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک نہایت ہی قیمتی چیز خدا تعالےٰ کی طرف سے

عظیم الشان نعمت

کے طور پر مسلمانوں کو ملی تھی۔ اب جماعت احمدیہ کو اس کی طرف پوری توجہ کرنی چاہئیے۔ اور ہمارا کوئی آدمی ایسا نہیں رہنا چاہئیے۔ جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو۔ اور جسے اس کا ترجمہ نہ آتا ہو۔ اگر کسی شخص کو اس کے کسی دوست کا کوئی خط آجائے تو جب تک وہ اسے پڑھ نہ لے اسے چین نہیں آتا۔ اور اگر خود پڑھا ہوا نہ ہو تو یکے بعد دیگرے دو تین آدمیوں سے پڑھائے گا۔ تب اسے یقین آئے گا کہ پڑھنے والے نے صحیح پڑھا ہے۔ لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خط آئے اور اس کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے

کہ غرباء قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور امراء اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ جو شخص دنیوی لحاظ سے کوئی علم رکھتا ہے۔ یا امیر ہے۔ تو اس کے لئے قرآن کریم کا پڑھنا زیادہ آسان ہے۔ کیونکہ اس کو قرآن کریم کے پڑھنے کے مواقع میسر آ سکتے ہیں۔ میرے نزدیک ایسے لوگ جو کہ تعلیم یافتہ ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر ہیں، وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں انجنیئر ہیں وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ مجرم ہیں کیونکہ وہ اگر قرآن کریم پڑھنا چاہتے تو بہت آسانی سے اور بہت جلدی پڑھ سکتے تھے۔ پس ایسے لوگ خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ گناہ گار ہیں۔ دوسرے لوگوں کے متعلق تو یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ ان کا حافظہ کام نہیں کرتا تھا۔ لیکن ان لوگوں کے دماغ تو روشن تھے۔ اور حافظہ کام کرتا تھا۔ تبھی تو انہوں نے ایسے علوم سیکھ لئے۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالےٰ کہے گا کہ تمہیں دنیوی علوم کے لئے تو وقت اور حافظہ مل گیا۔ لیکن میرے کلام کو سمجھنے کے لئے نہ تمہارے پاس وقت تھا۔ اور نہ ہی تمہارے پاس حافظہ تھا۔ ایک غریب آدمی کو تو دن میں دس بارہ گھنٹے اپنے پیٹ کے لئے بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ایک امیر آدمی یا ایک وکیل یا ایک بیرسٹر یا ایک ڈاکٹر جن کو چند گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے ان کے لئے قرآن کریم پڑھنا کیا مشکل

ہے۔ یہ سب سستی اور غفلت کی علامت ہے۔ اگر انسان کوشش کرے تو بہت جلد اللہ تعالےٰ اس کیلئے رستہ آسان کر دیتا ہے۔ دوسری دنیا تو دنیا کمانے میں منہمک ہے۔ اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتی اگر ہماری جماعت بھی اسی طرح کرے تو کتنے افسوس کی بات ہو گی۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا علم و ہنر اور دوسری ایجادوں میں تو ترقی کرتی جا رہی ہے۔ لیکن چونکہ قرآن کریم سے دور جا رہی ہے اس لئے وہی چیزیں اس پر تباہی اور بربادی لا رہی ہیں۔ جب تک لوگ قرآن کریم کی تعلیمات کو نہیں اپنائیں گے۔ جب تک قرآن کریم کو اپنا رہبر نہیں مانیں گے۔ اس وقت تک چین کا سانس نہیں لے سکتے۔ یہی دنیا کا مداوا ہے۔ ہماری جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے کہ دنیا قرآن کریم کی خوبیوں سے واقف ہو اور قرآن کریم کی تعلیم لوگوں کے سامنے بار بار آتی رہے تاکہ دنیا اس کے سایہ تلے آ کر امن حاصل کرے۔

جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت

ایک دوست نے یہ روایت بیان کی کہ وفات کے قریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تقریر فرمائی تھی۔ جس میں فرمایا کہ مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے ایسی خبریں مل رہی ہیں کہ میری وفات کا زمانہ قریب آرہا ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ

ہماری جماعت کی حالت ایسی ہے

جیسے پانچ چھ ماہ کا بچہ ہو۔ اور اس کی ماں فوت ہو جائے حضور نے فرمایا یہ صحیح ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہی سمجھتے تھے مگر عالم الغیب خدا جانتا تھا کہ اس بچہ کے دودھ چھڑانے کا وقت آگیا ہے۔ ایسے وقت میں اگر دودھ نہ چھڑایا جائے۔ تو بچہ

اچھی طرح نہیں پرورش پا سکتا۔ اور اس کے قوٰی طاقت حاصل نہیں کر سکتے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت ترقی ہی کرتی گئی۔ مخالف کہتے تھے کہ نکما کام رہے۔ پیغامی میرے خلیفہ ہونے پر کہتے تھے کہ یہ ناتجربہ کار بچہ ہے۔ یہ کام کو کس طرح سنبھال سکتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے ایک بچے سے ہی کام لے لیا اور دنیا پر ثابت کر دیا کہ میں جس سے چاہوں کام لے لوں کوئی چیز میرے ارادہ کو روک نہیں سکتی اللہ تعالےٰ کے فضل سے میرے زمانہ میں دنیا کے تمام اطراف میں احمدیت کے جھنڈے گاڑے گئے ہیں۔ اور جماعت کہیں کی کہیں جا پہنچی ہے۔ اور دن بدن ترقی کرتی جا رہی ہے۔

جماعت کا اخلاص

دن بدن ترقی پر ہے۔ قربانیاں کرنے والے پروانوں کی طرح اپنی جانیں پیش کرتے جا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ہر رنگ میں کیا بلحاظ مال کے، کیا بلحاظ علم کے۔ کیا بلحاظ تعداد کے جماعت کو دن بدن ترقی دیتا جا رہا ہے اگر پیغامی آنکھیں کھول کر دیکھیں تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ یہ کام سوائے اللہ تعالےٰ کی نصرت کے نہیں ہو سکتا کجا وہ حالت کہ ان کو یہ دعویٰ تھا کہ اکثریت ہمارے ساتھ ہے اور کجا اب یہ حالت کہ اب میری اس شام کی مجلس میں جتنے لوگ بیٹھے ہیں اتنے ان کے جلسہ سالانہ میں بھی نہیں ہوتے بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ بڑی غیرت رکھتا ہے۔ وہ نبی کے مقابلے میں بھی غیرت دکھاتا ہے کہ جماعت میں نے قائم کی ہے اور میں ہی اسے ترقی دے سکتا ہوں چنانچہ وہ ایسے وقت میں اپنے بندہ کو واپس بلا لیتا ہے کہ دنیا یہ سمجھتی ہے کہ اب یہ لوگ مٹ جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا کرشمہ دکھاتا ہے اور اس کمزور سی جماعت کو اس رنگ میں ترقی دیتا ہے کہ لوگ یہ بات کہنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ نبی کی کوشش کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے فضل کا دخل ہے۔

ولادت: عزیز سید غلام احمد صاحب سباتی ایم ایس سی سینئر جیولوجسٹ اڑیسہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۶ مئی کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین بنائے۔ بچے کی والدہ سیدہ مبارکہ بیگم نے اعانت بدر اور درویش فنڈ میں پانچ پانچ روپے ادا کئے ہیں۔

(خاکسار سید کریم بخش، نائب امیر جماعت کلکتہ)

تیسری قسط

فتنۂ تکفیر کا واقعاتی جائزہ!

۱۸۹۲ء کے فتاویٰ سے لے کر موتمر عالم اسلامی کی تازہ قرارداد تک

جماعتِ احمدیہ کی ترقی و استحکام اور حقیقی اسلام کے عالمگیر غلبہ کی وسیع بنیاد

محترم جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد

حضرت مسیح موعودؑ کا پُرجلال اعلان

عین ایسے وقت میں جب کہ علمائے ظواہر ان شرمناک اور انسانیت سوز کارروائیوں میں مصروف تھے حضرت مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السّلام نے یہ پُرجلال اعلان فرمایا کہ :-

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے یہ اُن لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے...... اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے۔ سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دُعا نہیں سُنے گا اور نہیں رُکے گا۔ جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور خدا کسی اَمر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ میں اُس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو۔ اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے اَمر سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ خدمت جو عین وقت پر خداوندِ قدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ مَیں اس میں سُستی کروں۔ اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم مل کر کچلنا چاہیں۔ انسان کیا ہے محض ایک کیڑا۔ اور بشر کیا ہے محض ایک مضغہ پس کیونکر میں حیّ و قیوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مضغہ کے لئے ٹال دوں جس طرح خدا نے پہلے ماموروں اور مکذّبوں میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اُسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے ماموروں کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو۔ یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو"

(تحفہ گولڑویہ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۴۹، ۵۰)

نیز تحریر فرمایا :-

"میں محض نصیحتاً للّٰہ مخالف علماء اور اُن کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بد دعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں پھر اگر مَیں کاذب ہوں گا۔ تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گِھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرتِ گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مِرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سُنی نہیں جائیں گی۔ کیونکہ مَیں خدا سے آیا ہوں جو شخص میرے پر بد دعا کرے گا وہ بددُعا اُسی پر پڑے گی جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اس پر لعنت ہو وہ لعنت اس کے دل پر پڑتی ہے مگر اس کو خبر نہیں......... میری روح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السّلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے۔ کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ مَیں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اُکھڑ سکوں اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور اُن کے زندے اور اُن کے مُردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دُعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر اُن کے مُنہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانش مند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بد دعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو؟ خُدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ مگر بدقسمت انسان دُور سے اعتراض کرتے ہیں جن دلوں پر مُہریں ہیں اُن کا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا تو اس اُمّت پر رحم کر۔ آمین"

(اربعین نمبر ۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۷۱ تا ۴۷۲)

ربّ العزّت کے حضور دُعا

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنے مولائے حقیقی کی درگاہ میں یہ دل ہلا دینے والی دعا کی کہ :-

اے قدیر و خالقِ ارض و سما
اے رحیم و مہربان و رہنما

(اے قادر اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے! اے رحیم مہربان اور رستہ دکھانے والے۔

اے کہ میداری تو بردلہا نظر
اے کہ از تو نیست چیزے مستتر

(اے وہ جو کہ دلوں پر نظر رکھتا ہے۔ اے وہ کہ تجھ سے کوئی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں۔)

گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تو دیدستی کہ ہستم بد گہر؟

(اگر تو مجھے نافرمانی اور شرارتوں سے بھرا ہوا دیکھتا ہے اور اگر تو نے دیکھ لیا ہے کہ میں بد گہر ہوں۔

پارہ پارہ کُن منِ بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را

(تو مجھ بدکار کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال اور میرے دشمنوں کے گروہ کو خوش کر دے)

بر دلِ شاں ابرِ رحمت ہا ببار

ہر مرادِ شاں بفضلِ خود بر آر

اُن کے دلوں پر اپنی رحمت کے بادل برسا اور اپنے فضل سے ان کی ہر مراد پُوری کر۔

آتش افشاں بر در و دیوارِ من
دشمنم باش و تبہ کن کارِ من!

(میرے در و دیوار پر آگ برسا میرا دشمن ہو جا اور میرا کارو بار تباہ کر دے)

در مرا از بندگانت یافتی
قبلۂ من آستانت یافتی

لیکن اگر تو نے مجھے اپنے بندوں میں شمار کیا ہے اور اپنی بارگاہ کو میرا قبلۂ مقصود پاتا ہے۔

در دلِ من آں محبت دیدۂ
کز جہاں آں راز را پوشیدۂ

اور اگر تو نے میرے دل میں وہ محبت دیکھی ہے کہ دنیا سے تو نے اس راز کو چھپایا ہے۔

بامن از روئے محبت کار کُن
اندکے افشائے آں اسرار کُن

(تو محبت کی رُو سے مجھ سے پیش آ اور اُن اسرار کو تھوڑا سا ظاہر کر دے)

اے کہ آئی سوئے ہر جوئندۂ
واقفی از سوزِ ہر سوزندۂ

(اے وہ کہ تو ہر متلاشی کے پاس آتا ہے اور ہر جلنے والے کے سوز سے واقف ہے)

زاں تعلق ہا کہ با تو داشتم
زاں محبت ہا کہ در دِل کاشتم

(تو اس تعلق کی قسم جو میں تجھ سے رکھتا ہوں اور اس محبت کی سوگند جو مَیں نے اپنے دل میں بوئی ہے۔)

خود بروں آ از پئے ابراءِ من
اے تو کہف و ملجاء و ماوائے من

(تو آپ میری بریت کے لئے باہر نکل۔ تُو تو میرا حصار اور جائے پناہ اور ٹھکانا ہے۔)

(حقیقت المہدی صفحہ ا بحوالہ درِ ثمین فارسی صفحہ ۲۲۱-۲۲۲)

احمدیت کی شاندار ترقی

اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی جو غیر معمولی تائید و نصرت فرمائی اس کا ایک خاکہ یہ ہے کہ:۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السّلام ۱۸۹۲ء میں تن تنہا تھے کفر کے فتاوٰی کے بعد آپؑ کی جماعت ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔

(۲) بہت سے ممالک میں احمدی مشن اور مساجد موجود ہیں۔

(۳) اسلام کی تائید میں لاکھوں صفحات پر مشتمل لٹریچر چھپ چکا ہے۔ نیز قرآن مجید کے اردو۔ انگریزی۔ سواحیلی۔ ڈچ۔ جرمن تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ نیز روسی۔ فرانسیسی۔ اطالوی۔ ہسپانوی اور پرتگیزی تراجم بھی تیار ہیں۔ اور نظر ثانی کے بعد جلد شائع ہوں گے۔ انشاء اللہ!

(۴) صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید۔ اور وقف جدید۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔ نصرت جہاں آگے بڑھو۔ میں جماعتی قربانیوں کے علاوہ صد سالہ جوبلی فنڈ میں دس کروڑ سترہ لاکھ روپے کے وعدے ہو چکے ہیں۔

(۵) افریقہ میں متعدد سکول اور ہسپتال جاری ہو چکے ہیں اور عیسائیت اور اسلام کی جنگ میں احمدیوں کو پے در پے فتوحات نصیب ہو رہی ہیں جس کا اعتراف اپنوں اور بیگانوں سبھی کو ہے۔

غیر احمدی محققین کا زبردست اعترافِ حق

چنانچہ علماء کے ۹۰ سالہ فتاوٰی اور مخالفت کے باوجود تحریک احمدیت کو جو بے مثال ترقی اور استحکام حاصل ہو چکا ہے وہ تاریخ کا ایک کھلا ورق ہے جس کا اعتراف خود غیر احمدی محققین کو بھی ہے۔ چنانچہ شیخ محمد اکرم صاحب مؤرخِ پاکستان لکھتے ہیں:۔

"عام مسلمانوں نے جس انداز سے قادیانیوں کی مخالفت کی ہے اُس سے اس جماعت کو اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا فائدہ۔ قرآن نے مسلمانوں بلکہ مسلمانوں اور دوسری قوموں کے درمیان فوقیت پانے کا طریقہ یہ بتایا تھا کہ نیک کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جائیں اور اللہ انہیں جزاء دے گا۔ انسانی زندگی کا یہ اٹل قانون دورِ حاضر کے بعض مناظرین نے پوری طرح نہیں سمجھا۔ عیب جوئی۔ مخالفت اور تشدد سے دوسرے فرقوں اور جماعتوں کی ترقی بند نہیں ہو سکتی جو فرد اپنی جماعت کی ترقی چاہتا ہے اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ نیک کاموں میں دوسروں سے بڑھ جائے۔ ہمارے بزرگوں نے عام مسلمانوں کی نظم و نسق مذہبی جوش اور تبلیغ اسلام میں مرزائیوں پر فوقیت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھائی۔ بلکہ بیشتر فتووں اور عام مخالفت سے فتنۂ قادیان کا سدِّ باب کرنا چاہا ہے

. . . .

. . . .

. . . . اور اس سے قادیانیوں کو فائدہ ہی پہنچا ہے۔ ان کی جماعت میں ایثار اور قربانی کی طاقت بڑھ گئی ہے اور ان کے عقائد اور بھی مستحکم ہو گئے ہیں"

(موجِ کوثر از شیخ محمد اکرام ایم۔ اے مطبوعہ فیروز سنز۔ صفحہ ۱۹۴)

مولوی عبد الرحیم صاحب اشرف مدیر "المنبر" (لائلپور) "مخالفین کی ذلّت" کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں:۔

"مولوی ثناء اللہ۔ علامہ اقبال۔ قاضی سید سلیمان منصور پوری۔ مولانا میر انور شاہ صاحب۔ مولانا عبد الجبار صاحب غزنوی۔ مولانا عبد الواحد صاحب غزنوی۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ و نوّر مرقدہم ایسے بیسیوں بزرگ ہیں جنہوں نے قادیانیت کی مخالفت کو اپنی زندگی کے اہم مقاصد میں شامل کیا . . . .

. . . .

. . . .

. . . . اُن پر مرزا صاحب کا الہام اِنّی مُھِینٌ مَن اَرادَ اِھانتَکَ صادق آئے گا۔ جو لوگ اس طرز پر مثبت کام نہیں کر سکتے۔ وہ قادیانی تحریک کے صحیح حالی ومدد گار ہیں وہ اس نہج پر جتنا کام کریں گے اس سے یہ تحریک تقویت پائے گی"

(المنبر ۱۰ اگست ۱۹۵۵ء صفحہ ۱۰-۱۲)

نیز لکھا:۔

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی"

(المنبر ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء صفحہ ۱۰)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے خوب فرمایا ہے کہ:۔

کچھ ایسا فضلِ حضرتِ ربّ الوریٰ ہوا
سب دشمنوں کے دیکھ کے اوساں ہوئے خطا
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
مَیں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا

(باقی)

درخواست دُعا

میرے چھوٹے بھائی شاہ محمود احمد نے میڈیکل کالج میں داخلہ لینے کے لئے مقابلہ کا امتحان دیا ہے۔ میں اپنے تمام بھائیوں، بہنوں، صحابہ الکرام اور درویشان قادیان سے درخواست کرتی ہوں کہ اُن کی نمایاں کامیابی کیلئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ انکی ساری مشکلوں کو دور کرے اور اُن کا داخلہ اس سال میڈیکل کالج میں آسانی کے ساتھ ہو جائے۔ آمین۔ خاکسارہ۔ طلعت جہاں۔ ایم۔ اے۔ بردوان

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

ازامۃ الحفیظ صاحبہ مرزا لودھا

تعارف

عائشہ نام، کنیت ام عبداللہ، لقب صدیقہ اور خطاب حمیرا تھا۔ آپؓ کے جلیل القدر والد کا نام و نسب (حضرت) ابوبکرؓ بن ابی قحافہ بن عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ بن کعب بن لوی اور والدہ ماجدہ کا نام و نسب ام رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عتاب بن اذینہ بن سبیع بن دھمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ ہے (طبقات ابن سعد)

ایامِ طفولیت

سنہ ۶۱۳ء یا سنہ ۶۱۴ء میں آپؓ اس دنیا میں نمود پذیر ہوئیں۔ آپؓ کی رضاعی والدہ ابوقبیس کی بیوی تھیں۔ بچپن میں ہی آپؓ کی ہر ادا ایک خاص رنگِ متانت لئے ہوئے تھی۔ ذہانت و فطانت، فہم و ادراک اور حسنِ سیرت و صورت میں اپنی ہم جولیوں سے ممتاز نظر آتی تھیں۔ آپؓ کی بلند حوصلگی، اولوالعزمی، تقدس، بلند خیالی اور بلند ظرفی و بلند ہمتی ایسی اعلیٰ صفات بتا رہی تھیں۔ کہ خدائے قادر و برتر نے کسی مقصدِ عظیم کے تحت آپؓ کی تخلیق فرمائی ہے۔ عظمت و سطوت کے آثار بچپن میں ہی ہویدا تھے۔ جن کے باعث آپؓ اپنے والدین کو بے حد عزیز تھیں۔ حتیٰ کہ غیر بھی آپؓ کے اخلاقِ پسندیدہ اور اوصافِ حمیدہ سے از حد متاثر تھے۔ گڑیوں سے کھیلنا آپؓ کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ قبیلہ کی لڑکیوں کی گڑیوں سے کہیں زیادہ گڑیاں آپؓ کی تحویل میں تھیں۔ اسی لئے اکثر لڑکیاں آکر آپؓ کے ساتھ کھیلتیں۔

ایک دفعہ آپؓ نے خواب میں دیکھا۔ کہ تین چاند ٹوٹ کر آپ کی گود میں آرہے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ خواب سن کر فوراً بھانپ گئے کہ ان کی نورِ نظر دین و دنیا کی ممتاز ہستی بننے والی ہیں۔ نتیجۃً والدین کا التفات اور بھی بڑھ گیا اور وہ آپؓ کی تعلیم و تربیت میں اور بھی زیادہ مستعدی دکھانے لگے۔

نکاح

حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ جیسی مونس و غمخوار رفیقۂ حیات کی وفات سے ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جو خلا واقع ہوا۔ اس سے آپؐ رنجیدہ و مغموم نظر آنے لگے۔ حضرت خولہؓ اہلیہ حضرت عثمان بن مظعونؓ نے آپؐ کو افسردہ خاطر پاکر دوسری شادی کا مشورہ دیا۔ حضرت خولہؓ نے آپؐ کا ایما پاکر بتلایا کہ عائشہ بنت ابوبکر صدیقؓ باکرہ اور سودہؓ بنت زمعہ بیوہ موجود ہیں۔ یہ دونوں بہترین اخلاق کی مالکہ ہیں۔ جس سے آپؐ رشتۂ ازدواج قائم کرنا مناسب تصور فرمائیں۔ ہوسکتا ہے۔ چنانچہ دونوں کے متعلق اثبات میں جواب پاکر حضرت خولہؓ نے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ "میں اُنؐ کا منہ بولا بھائی ہوں لہٰذا بھتیجی سے کیونکر شادی ہوسکتی ہے"۔ حضرت خولہؓ نے یہ بات رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دی۔ آپؐ نے جواباً فرمایا کہ "وہ میرے دینی بھائی ہیں اور یہ اخوت رشتہ میں روک نہیں۔ اس لئے یہ رشتہ قائم ہوسکتا ہے"۔ جواب سے مطلع ہوکر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی نورِ نظر عائشہ صدیقہؓ کا نکاح اپنے قدیم دوست محبوبِ رہنما حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۵۰۰ درہم حق مہر پر شوال کے مہینہ میں کردیا۔ چونکہ کم سن تھیں۔ اس لئے رخصتی دو برس بعد کی گئی۔

ہجرت

جب مشیتِ ایزدی کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے اہل و عیال کو بھی مدینہ منورہ بلوا لیا۔ یہاں آکر صدیق اکبر سخت بیمار پڑگئے۔ حضرت عائشہؓ بڑی جانفشانی سے خدمت کرتی رہیں۔ نتیجۃً خود بھی بیمار پڑگئیں۔ یہاں تک کہ سر کے بال بھی گر گئے۔ صحت بحال ہونے کے بعد ایک دن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ آپ عائشہؓ کو رخصت کیوں نہیں کروا رہے۔ آپؐ نے جواباً فرمایا۔ کہ مہر نہ ہونے کے باعث ایسا نہیں کرسکتا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے پاس سے ۵۰۰ درہم بطور قرض آپؐ کے حوالہ کردیئے جو آپ نے حضرت عائشہ کی خدمت میں ارسال فرمائے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انتہائی سادگی سے رخصتی کی تقریب منعقد فرمائی۔

مسلم نے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔

"نہ تو میرے ولیمہ میں کوئی اونٹ ذبح کیا گیا۔ نہ کوئی بکری۔ ولیمہ کی ساری کائنات ایک دودھ کا پیالہ تھا جو سعد بن عبادہ کے گھر سے آیا تھا"۔ ابن اثیرؒ اسماءؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رخصت کے روز تشریف لائے تو آپ کے پاس ایک دودھ کا پیالہ اور کچھ کھجوریں تھیں جو آپ نے ہمیں کھلا دیں۔

گھریلو زندگی

حضرت عائشہؓ کو صغیر سنی میں ہی ایک نئے گھر کی زینت بننا پڑا۔ لیکن آپؓ جس خوبی کے ساتھ اس مرحلے سے گذریں وہ ہر ایک کے لئے نمونہ ہے خاوند کے شرعی حقوق کی بجا آوری۔ آدابِ رسالت کا لحاظ اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس آپؓ کی زندگی میں ممتاز اور نمایاں نظر آتا ہے۔ ناز اُٹھانے والے والدین سے جدا ہوکر آپؓ کو اپنے شفیق و مہربان رفیقِ حیات کی رفاقت نصیب ہوئی۔ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا بے حد احترام کرتیں۔ حضورؐ بھی آپ کی حد سے زیادہ دلداری اور ناز برداری کرتے۔ بعض اوقات جب آپؐ حضرت عائشہ کو اپنی گڑیوں کے ساتھ کھیلتے دیکھتے تو بشاشتِ قلبی کے ساتھ گڑیوں کا معائنہ فرماتے۔ ایک پر دار گھوڑا دیکھ کر ایک بار پوچھا۔ "یہ کیا ہے"؟ عائشہؓ نے جواب دیا "گھوڑا"۔ آپؐ نے فرمایا۔ "گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہیں"؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا۔ "کیوں حضرت سلیمانؑ کے گھوڑے کے تو پر تھے"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس معصومیت اور ذہانت پر مسکرا دیئے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بعد حضرت عائشہؓ ہی ایک محبوب ترین بیوی نظر آتی ہیں۔ لیکن ان کا محبوب ہونا صرف حسنِ صورت کے باعث نہ تھا۔ بلکہ حسنِ سیرت حسنِ اخلاق علمی ذہانت کی بنا پر تھا۔ آپؓ نے ایک صحیح العقیدہ مسلمان کے گھر میں اپنی تعلیم و تربیت کی ابتدا کی تھی جس کی تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

افک

بدسرشت اور کندۂ ناتراش دشمن اور منافق اس تاک میں رہتے تھے کہ اسلام کو گزند پہنچائیں۔

حضرت عائشہؓ کی مقبولیت اور قربِ خاندانی سے جل بھن کر ان منافقین نے خانوادۂ نبوت سے بدلہ لینے کی یہ ترکیب نکالی کہ ایک اتفاقی واقعہ کی آڑ لے کر انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ناشائستہ الزام لگایا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی بریت میں متعدد آیات نازل فرمائیں۔ فرمایا۔

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْہُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِہِمْ خَیْرًا وَّقَالُوْا ھٰذَآ اِفْکٌ مُّبِیْنٌ۔

(سورۂ نور)

ایک اور موقع پر جب خدا تعالیٰ کے ارشاد کے تحت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ خدا تعالیٰ اس کے رسولؐ اور دارالآخرۃ کو اختیار کرنا چاہتی ہیں یا دنیا کو تو آپؓ نے نہایت دانشمندی سے دنیا کو ترک کرنے پر آمادگی ظاہر کی اور آپ کا ساتھ دینے کو ترجیح دی۔

جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیائے فانی سے رحلت فرمائی۔ اس وقت حضرت عائشہؓ بالکل نوجوان تھیں۔ سالہا سال بیوگی میں بسر کئے اور دینِ اسلام کی وہ خدمات سرانجام دیں جس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت عائشہؓ کا یہ ہم پر احسانِ عظیم ہے۔ آج جو حدیثیں ہم پڑھتے ہیں ان کا ایک جزا

مسند حضرت عائشہ ہی کا روایت کردہ ہے۔

عادات و خصائل

آپ رضی اللہ عنہا کی ذات ستودہ صفات تمام حسنات کا مرکز تھیں۔ انتہائی خوش خلق، حلیم، بُردبار، مستقل مزاج، بلند حوصلہ، مدبّر، پابندِ شریعت، دین اور دنیا کے اہم علوم سے واقف تھیں۔ لباس میں شریعت کی اس قدر پابندی کرتی تھیں کہ ایک دفعہ آپ کی بھتیجی حفصہؓ بنت عبد الرحمٰنؓ باریک اوڑھنی سر پر ڈالے آپؓ کے پاس آئیں تو اسے دیکھتے ہی آپؓ نے اسے پھاڑ ڈالا۔ اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے۔ پھر ایک موٹے کپڑے کی اوڑھنی منگوا کر اسے اڑھا دی۔ (طبقات ج ۸ ص ۵۰)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کا بے حد خیال رکھتی تھیں۔ اور ان سے فیاضانہ سلوک فرماتی تھیں آپ کے بھانجے حضرت اسماءؓ کے فرزند ارجمند عبد اللہ بن زبیر جو آپ کو بے حد عزیز تھے۔ آپ کی ان غیر محدود فیاضیوں سے گھبرا کر ایک بار کہہ بیٹھے کہ اب ان کا ہاتھ روکنا چاہیے۔ اس بات پر ان سے اس قدر ناراض ہوئیں کہ نہ بولنے کی قسم کھا لی۔ بعد ازاں ان کے ننھیال والوں نے بڑی مشکل سے عبد اللہؓ کو معافی دلائی اور اپنی قسم کا فدیہ ادا کرنے کے بعد حضرت عائشہؓ نے ان سے بولنا شروع کیا۔

مسکین نوازی

آپ اپنی آمد کا بیشتر حصہ غرباء میں تقسیم فرما دیتیں۔ امّ ذرّہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابن زبیرؓ نے دو تھیلیاں جن میں ایک لاکھ درہم تھے۔ ہدیۃً ارسال کیں۔ آپ نے غرباء کو بلوا کر تمام رقم بانٹ دی۔ خود روزہ سے تھیں۔ امّ ذرّہؓ نے کہا کہ اگر افطار کے لئے ایک درہم کا گوشت ہی لے لیتے تو اچھا تھا۔ فرمایا کہ تم نے یاد دلایا ہوتا۔

جہاد میں شرکت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ اور امّ سلیمؓ (والدۂ انسؓ) کو دیکھا کہ جنگِ احد میں پائنچے چڑھائے مشک بھر بھر کر لاتیں۔ اور زخمیوں کو پانی پلاتیں۔

آپؓ کی تمام زندگی دین کی خدمت اور اشاعتِ اسلام میں بسر ہوئی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نصف دین عائشہؓ سے سیکھو۔ آپؓ اسلام کی بہت بڑی عالم تھیں۔ آپؓ نے بڑے صبر و استقلال سے زندگی بسر کی ہے۔ آپ فرمایا کرتیں کہ ایک ایک مہینہ گزر جاتا کہ ہمارے گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ ہماری غذا پانی اور کھجوروں کے سوا کچھ نہ ہوتی۔ آقائے نامدار اور آپؐ کے اہلِ بیت دنیاوی مجبوریوں کے باعث تنگ دست نہ تھے۔ بلکہ امت کے پسماندہ طبقہ کے سامنے خدا تعالیٰ کے حضور شرمندہ ہونا نہیں چاہتے تھے خود مصائب جھیل کر دوسروں کے لئے سامانِ راحت مہیا فرماتے تھے۔ علم روایت میں ابو ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ کے بعد آپؓ کا درجہ ہے۔ آپؓ نے ۲۲۱۰ احادیث روایت کی ہیں۔

وفات

آپ نے امیر معاویہ کی خلافت کے زمانہ میں ۱۷ رمضان ۵۸ھ میں وفات پائی۔ اور اپنی وصیت کے مطابق جنت البقیع میں دوسری ازواجِ مطہرات کے پاس دفن ہوئیں حضرت ابو ہریرہؓ نے جنازہ پڑھا اور عبد اللہؓ بن زبیرؓ۔ قاسمؓ بن محمد، عبد اللہؓ بن محمد بن عبد الرحمٰنؓ اور عبد اللہؓ بن عبد الرحمٰنؓ نے آخری آرامگاہ میں اتارا۔

رضی اللہ عنها و رضيت عنه ٭

درخواست دُعا

۱۔ خاکسار نے اپنا پراجیکٹ تھیسس داخل کر دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ پی ایچ ڈی میں داخلہ کے لئے بہت دقتوں کا سامنا ہے۔ کمپی ٹیشن بہت سخت ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار۔ وسیم احمد فریدی ایم ایس سی علیگڑھ

۲۔ مکرم محمد مسعود احمد صاحب قریشی شاہجہانپور کی شادی ہوئے چھ سال ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ ابھی تک اولاد سے محروم ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے اولاد سے نوازے۔

مینیجر بدر قادیان

نرگاؤں (اُڑیسہ) میں مسجد احمدیہ کی تعمیر

نرگاؤں میں جماعت احمدیہ کی ایک مسجد زیرِ تعمیر تھی۔ جس کی تعمیر فنڈز کی کمی کی وجہ سے رکی رہی۔ لیکن جب نرگاؤں کے احباب نے بدر میں یہ خبر پڑھی کہ ہمارے مخالف غیر احمدیوں نے لاہور میں مغلپورہ احمدیہ مسجد کو جلا دیا ہے تو ان کی غیرت نے جوش مارا اور ۱۸ جولائی کو مسجد کی تکمیل کا تہیہ کر لیا۔ چنانچہ جماعت کے انصار خدام اور اطفال نے مل کر وقارِ عمل کیا اور اس وقت تک آرام نہ کیا جب تک کہ مسجد کو مکمل نہ کر لیا۔ مقامی لجنہ اماء اللہ نے وقارِ عمل کرنے والوں کی تواضع چائے اور مٹھائی سے کی۔ اور مسجد کے لئے مزید چندہ بھی جمع کیا احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خانۂ خدا کی تعمیر کو جماعت کے لئے بابرکت کرے آمین۔

خاکسار۔ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ احمدیہ

چندہ الگ ہے اور زکوٰۃ الگ

یہ بھی یاد رہے کہ ایک مسلمان کے ذمہ مالی عبادت صرف زکوٰۃ دینا ہی نہیں ہے بلکہ اور بھی کئی حقوق اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھے ہیں جیسا کہ قرآن کریم کی کثیر التعداد آیات اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جو چندہ ہر ایک احمدی کے ذمہ لازمی اور حتمی قرار دیا ہے اور اسے متواتر تین ماہ تک ادا نہ کرنے والے شخص کو اپنی جماعت سے خارج بتایا ہے۔ وہ زکوٰۃ سے بالکل الگ اور علیحدہ ہے اسی طرح حضرت اقدس کے رسالہ الوصیۃ کے مطابق جو مال صیغہ بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرایا جاتا ہے وہ بھی زکوٰۃ سے بالکل الگ ہے غرض زکوٰۃ ایک الگ فریضہ ہے جو باوجود ان مختلف چندوں کے ادا کرنے کے پھر بھی واجب الادا رہتا ہے اور جب تک کہ اسے زکوٰۃ کی نیت سے نہ دیا جائے ادا نہیں ہوتا۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

"صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم" غلبۂ اسلام کے لئے اور الٰہی منشاء کو پورا کرنے کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاری فرمائی ہے آپ اپنے وعدوں کی رقوم مرحلہ وار بر وقت ادا کرتے جائیے۔ تاکہ کامل غلبۂ اسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے میں دیر نہ ہو۔ جزاکم اللہ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

تقریب رخصتانہ

قادیان ۱۳ اگست آج بعد نماز عصر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی درویش کی بچی عزیزہ امۃ النصیر منصورہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس سے قبل انکا نکاح عزیز مولوی نور الاسلام صاحب کے ساتھ ہو چکا تھا۔ چنانچہ مسجد اقصیٰ میں پہلے حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے دُعا کرائی بعدہٗ زین درویشان کی کثیر تعداد بطور برات دلہن کے مکان پر پہنچی۔

تلاوت و نظم کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے دُعا کرائی۔ اور شام چھ بجے رخصتانہ عمل میں آیا۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔ ایڈیٹر۔

وہ پھول ـــــــــ جو مُرجھا گئے

از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان

وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ کا عمل بھی جاری ہے۔ اور کلّ مَن علیہا فانٍ کی حقیقت بھی ہر آن کار فرما ہے۔ اور اس معمورۂ ہستی میں آنے والا ہر ذی روح اپنی حقائق میں سے گزر کر اپنے وقتِ مقررہ پر عدم آباد کی راہ لیتا ہے۔ اس سلسلۂ آمد و شد سے نہ کسی کو مجال انکار ہے اور نہ کوئی مفر۔

قریباً ۲۷ سال قبل ۱۶ مئی ۱۹۴۸ء کو جو قافلہ احمدیت کے دائمی مرکز قادیان کی خدمت تا عزم استوار کر کے رتن باغ لاہور سے یہاں پہنچا تھا۔ اس میں چند معمر صحابہؓ بھی تھے جو اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں دار الامان میں پہنچے تھے۔ انہی میں سے ایک **حضرت چوہدری حسن دین صاحب** صحابی بھی تھے جو درویشی کی سعادت پانے کے لئے محض رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر یہاں آگئے تھے۔ منمنی سا قد و قامت۔ نحیف جسم اور سانولی رنگت خاموش طبع۔ دعاگو۔ اور تنہائی پسند انہی اوصاف کے ساتھ وہ طویل عرصہ تک درویشانہ خدمات بجا لاتے رہے۔ تا آنکہ ان کے ایک پاؤں میں پھوڑا نکلا۔ جو مُزمن ہوتا چلا گیا اور آخر جب ناسور کی شکل اختیار کر گیا تو ڈاکٹروں نے اسے ناقابل علاج قرار دے کر ٹانگ کٹوا دینے کا مشورہ دیا۔ ظاہر ہے کہ یہ مشورہ قبول کرنے کا تصور ہی بہت اذیت ناک تھا۔ چنانچہ وہ ناسور کا درد برداشت کرتے رہے لیکن ٹانگ کٹوانے پر آمادہ نہ ہو سکے۔ پھر شاید ٹانگ کٹوانے کے کربناک تصور نے ان کے دل میں وہ درد پیدا کیا کہ ان کے عمق قلب سے درِ قبول تک پہنچ جانے والی دعائیں نکلیں جو اس کہنہ ناسور کے لئے مرہم بن گئیں۔ اور وہ ناقابل علاج زخم معمولی علاج سے ہی اچھا ہو گیا۔ لیکن ٹانگ میں مستقل لنگڑا پن پیدا ہو گیا۔

ایک عرصہ تک چارپائی کے حلیف رہنے کے بعد وہ پھر بیساکھیوں کے سہارے محلہ احمدیہ کے بازاروں میں نظر آنے لگے اور بڑی ہمت کے ساتھ بغرض دعا مزارِ مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السّلام تک پہنچنے لگے جب ٹانگ میں ذرا توانائی آئی تو بیساکھیوں سے نجات مل گئی۔ اور ایک چھڑی کے سہارے چلتے پھرتے رہے۔

چوہدری صاحب بڑے صابر و شاکر۔ قانع اور سادہ طبع انسان تھے۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے شہر والے مکان کے ایک کمرے میں تقریباً بارہ سال تک اپنی تنہائی کی صحبت میں مقیم رہے۔ جب تک جسمانی توانائی نے ساتھ دیا باجماعت نمازیں مسجد میں ادا کرتے رہے۔ لیکن آخری ایام میں ضعف مانع ہو گیا۔

وفات سے چند روز قبل بیمار ہوئے۔ جسمانی ضعف پہلے ہی تھا۔ بیماری مستمر رہی۔ اور موت کا بہانہ بن گیا۔ چنانچہ ۶/۷/۷۵ کو بعمر ۰۰۰ ۷ سال فوت ہو گئے۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے جنازہ پڑھایا اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ عـ۱ میں دفن ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ ان کی اہلیہ اور بچے پاکستان میں ہیں۔ آپ کا اصل وطن موضع بن باجوہ ضلع سیالکوٹ تھا۔

(۲)

۱۶ مئی ۱۹۴۸ء کو ہی لاہور سے قادیان پہنچنے والے قافلۂ درویشان میں ایک درویش بھائی **محمد احمد صاحب نسیم** تھے۔ ان کا اصل وطن مالابار (کیرالہ) تھا۔ تقسیم ملک سے قبل قادیان میں رہتے تھے۔ تقسیم کے وقت ہجرت کر کے لاہور چلے گئے۔ اور جب قادیان کی خدمت کے لئے درویشی زندگی گزارنے کی تحریک ہوئی تو انہوں نے بخوشی اپنا نام پیش کر دیا۔ گو اس قافلہ میں معمر احباب کو ہی شامل کیا جاتا تھا۔ اور نسیم صاحب اس وقت نوجوان تھے۔ لیکن چونکہ وہ نوجوانی کے عالم میں ہی سامنے والے دانتوں سے محروم ہو چکے تھے اس لئے انہوں نے اپنی دانتوں سے محرومی کو وجہ جواز بنایا جسے ان کے جذبہ شوق کی وجہ سے تسلیم کر لیا گیا۔ اور وہ قادیان پہنچ گئے۔ یہاں ان کے حسبِ حال انہیں احمدیہ شفاخانہ میں کمپونڈر کے فرائض تفویض کئے گئے جنہیں بڑی سنجیدگی اور خلوص اور محنت کے ساتھ انہوں نے ۲۷ سال تک ادا کیا۔

طبیعت میں سادگی اور انکسار تھا۔ اپنے کام سے کام رکھنا کم گوئی کا خاصہ اس قدر تھا کہ بالعموم چلتے پھرتے ایک ہاتھ اپنے منہ کے سامنے رکھتے تھے۔ مبادا کوئی لفظ منہ سے پھسل کر گر جائے چھوٹا قد۔ سانولا رنگ۔ موٹی آنکھیں۔ اونچی ناک۔ ٹخنوں سے اوپر پاجامہ۔ سادگی کا یہ مرقع صرف نمازوں کے اوقات میں مسجد کو جاتے نظر آیا کرتا تھا۔ نماز بڑی آہستگی اور وقار کے ساتھ ادا کرتے۔ تشہد میں بیٹھے ہوئے بالکل بے جان معلوم ہوتے یوں جیسے جسم و جان کو خدا کے سپرد کر دیا ہے۔ اور در حقیقت یہی وہ کیفیت نماز ہے جس پر اہل اسلام کو قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام مبعوث ہوئے تھے۔

چند سال قبل ان کے گردوں میں انفکشن ہوئی تھی۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا جس سے وہ خائف ہو گئے۔ باوجود اس کے کہ وہ ہسپتال کے کارکن تھے ان کا دماغ اپریشن کے تصور کو قبول نہ کر سکا۔ اور وہ بیماری جو اپنی ابتدا میں معمولی تھی بڑھتی چلی گئی۔ اور وہ بیرونی علاج پر ہی قانع رہے اسی اثناء میں وہ اپنی سروس سے ریٹائر ہو کر دوبارہ ملازمت میں آگئے جس کے لئے انہوں نے اپنی صحت کا سرٹیفکیٹ بھی پیش کیا۔ لیکن انکا متورم چہرہ بتاتا تھا کہ وہ بیماری کے شکنجے میں آرہے ہیں۔ چنانچہ جون کے آخر میں مرض نے شدت اختیار کر لی۔ گردوں کی تکلیف بڑھ گئی قادیان کے ڈاکٹروں نے امرتسر لے جانے کا مشورہ دیا چنانچہ امرتسر وی جے ہسپتال میں داخل کروایا گیا جہاں علاج کے باوجود مرض مزید شدت اختیار کر گیا۔ اور آخر ۲۰/۷/۷۵ کو ایک بیوہ اور چھ بچے چھوڑ کر ہمارے یہ درویش بھائی ملکِ عدم کو سدھار گئے۔ بڑی بیٹی کی شادی ہو چکی ہے ایک لڑکا عزیز حمید احمد صدر انجمن احمدیہ کے خرچ پر چنڈیگڑھ میں انجینئرنگ کی تعلیم پا رہا ہے۔ اور باقی بچے کمسن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر رہے۔

مرحوم موصی تھے ۲۱/۷/۷۵ کی صبح کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ عـ۹ میں دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ...

غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ!

(حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

باڑی پورہ (کشمیر) میں احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد

★ ایک ہزار سے زائد افراد کی شرکت ★ سات افراد کا قبول احمدیت

★ ریڈیو سرینگر سے کانفرنس کے بارے اعلانات

قادیان ۱۶ راگست ابتدائی رپورٹ کے مطابق باڑی پورہ (کشمیر) میں جماعت احمدیہ کی دو روزہ صوبائی کانفرنس بتاریخ ۸ ر ۹ راگست نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی جس میں ایک ہزار سے زائد مندوبین نے شمولیت کی۔ غیر از جماعت دوست بھی معقول تعداد میں شریک ہوئے اور تقاریر کو بہت دلچسپی سے سُنا۔ اور ۷ افراد موقع پر ہی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے فالحمد للّٰہ علی ذالک۔

قادیان سے ۳۲ افراد (مرد و زن) مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل کی امارت میں اس کانفرنس میں شریک ہوئے کانفرنس سے قبل اور بعد میں بھی ریڈیو سرینگر سے کانفرنس کے انعقاد اور کامیاب اختتام کے اعلانات نشر ہوئے۔

دونوں روز بعد دوپہر مسجد احمدیہ باڑی پورہ کے وسیع و عریض صحن میں اجلاس منعقد ہوئے۔ ۸ راگست کا اجلاس مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اور ۹ راگست کے اجلاس کی صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے کی۔ کانفرنس کے آغاز میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر نے تعارفی تقریر کی۔ اور مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک صدر مجلس استقبالیہ نے استقبالیہ تقریر کی جس میں شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ صاحب۔ مکرم مرزا افضل بیگ صاحب وزیر مال اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کے پیغامات سُنائے۔ دونوں روز علماء سلسلہ نے فضائل اسلام۔ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عقائد احمدیت کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ اور جماعت کے بارہ میں غلط فہمیوں کا تسلی بخش طور پر ازالہ کیا۔ جنہیں پوری دلچسپی کے ساتھ سنا گیا۔

کانفرنس کے دوسرے روز صبح نو بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک ایک تربیتی اجلاس مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مختلف تبلیغی امور اور اخبار فرقان کی اشاعت اور کشمیر میں تبلیغی کانفرنسوں کے بارہ میں مشورے کئے گئے۔

لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک اجلاس ہوا۔ جس میں مستورات سے متعلق دینی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

مندوبین کے قیام و طعام کا انتظام استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے تسلی بخش تھا قادیان سے جانے والے وفد کے قیام و طعام کا بھی خاطر خواہ طور پر انتظام کیا گیا۔

باڑی پورہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ناصر آباد (کنی پورہ) اور شورت کے احباب جماعت سینکڑوں کی تعداد میں باقاعدہ جلوس کی شکل میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے کانفرنس میں شریک ہوئے جس کا غیر از جماعت دوستوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ سرکاری افسران مقامی اور صوبائی نے قابل قدر تعاون دیا جس پر وہ جماعت کے خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔

کانفرنس کے اختتام پر مورخہ ۱۰ اگست کو مکرم غلام محمد صاحب لون اور ان کے بیٹے مکرم فیاض احمد صاحب کالڈ پورہ نے درویشان قادیان کے اعزاز میں اپنے مکان پر دعوت دی۔ اور اسی روز مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد نے اپنے ہاں درویشان قادیان کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں دی جائے گی۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کانفرنس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ اور جن لوگوں نے اس کانفرنس میں شریک ہو کر اپنا قیمتی وقت دیا ہے اور ہماری باتوں کو سُنا ہے اللہ تعالےٰ ان سب کے سینوں کو کھولے۔ اور سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

○

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۹ / ۲۰ / ۲۱ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۹ / ۲۰ / ۲۱ فتح / دسمبر ۱۳۵۴ء ہش منعقد ہوگا۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ اور مبلغین کرام درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

المعلن: ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تقریب رخصتانہ اور درخواست دُعا

عزیزہ حسینہ بیگم بنت مکرم قریشی احمد حسین صاحب ساکن نیا پور کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲۲ / ۵ / ۷۵ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد مبارک قادیان میں عزیزم کے محمد شفیق صاحب ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب ساکن تماپور کے ساتھ بعوض ۹۲۵ روپے حق مہر پر فرمایا۔ مورخہ ۴ راگست کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب سے اس رشتہ کے اسلام و احمدیت اور ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۵ راگست ۷۵ء کو بعد نماز جمعۃ المبارک محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے خاکسار کے ماموں زاد بھائی مکرم فضل عمر صاحب ابن عبدالوحید صاحب ساکن امروہہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ سلمہ نسیم صاحبہ بنت مکرم محمد اسلم صاحب عباسی ساکن مین پوری بعوض پندرہ صد روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم بدرالدین صاحب مہتاب کارکن دفتر بدر (ہم زلف مکرم فضل عمر صاحب) نے اپنی خوشی میں ۵ روپے ادارہ بدر میں جمع کرائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت کرے آمین

خاکسار: فرید احمد دفتر وقف جدید قادیان

چاہیئے ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

بقیہ صفحہ (۲)

(۴)

محترم خواجہ صاحب کا دوسرا خط ۷۵/۸/۱۲

۷/۵ کو حضور آرام فرماتے رہے۔ اور باہر تشریف نہیں لائے
۸/۵۔ حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ مسجد بھری ہوئی تھی۔ مسجد کے علاوہ محمود ہال میں بھی نمازیوں کے لئے انتظام تھا۔ حضور نے اپنی صحت کے لئے دُعا کی تحریک کرتے ہوتے فرمایا کہ شفاء دینے والا خدا تعالےٰ ہے جلسہ سالانہ سے قبل میں سخت بیمار ہو گیا۔ لیکن جلسہ کے شروع ہونے پر اللہ تعالےٰ نے مجھے شفا عطا کی۔ اس کے بعد میں پھر بیمار ہو گیا۔ اور مجلس مشاورت سے قبل اللہ تعالےٰ نے پھر شفا عطا فرمائی۔ اس کے بعد میں پھر بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے ایک بیماری کے متعلق کہا کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔ میں نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے شفا عطا فرمائی۔ حضور نے اپنے جماعتی مرکز اور ملک کے استحکام کے لئے بھی دُعا کی تحریک فرمائی۔ اور تمام بنی نوع انسان کے لئے بھی دُعا کی تحریک فرمائی۔

حضور کے خطبہ کے بعد حضور کے ارشاد پر امام رفیق صاحب نے جمعہ اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔

جمعہ کی نماز کے بعد احمدی ڈاکٹروں کا اجلاس ہوا جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمائی حضور کے علاج کے سلسلہ میں مشورہ کیا گیا۔

شام چھ بجے سے آٹھ بجے تک حضور مشن ہاؤس کے احاطہ میں ٹہلتے رہے خدام بھی ہمراہ تھے۔

۹/۵ بعد از دوپہر حضور مع اہل بیت سیر کے لئے ہیمپٹن کورٹ پیلس تشریف لے گئے اور شام آٹھ بجے واپس تشریف لائے ۱۰/۵ کو حضور لنڈن سے ۲۵ میل دور ایک سیرگاہ بوسیجل تشریف لے گئے۔ حضور کو ڈاکٹری مشورہ یہ ہے کہ حضور دُور سیر کے لئے جائیں۔ جہاں خدام ہمراہ نہ ہوں۔ کیونکہ خدام سے کلام کرنے کی وجہ سے حضور کو پورا آرام نہیں مل سکتا۔

۱۱/۵ کو حضور ڈاکٹر ولی شاہ صاحب کے کلینک میں دانتوں کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ شام کو چھ بجے سے ۷-۳۰ تک حضور مشن ہاؤس کے صحن میں مع خدام ٹہلتے رہے۔ حضور نے مسجد میں مغرب اور عشاء کی نمازیں کرسی پر بیٹھ کر ادا کیں۔ نمازوں کی امامت حضور کے ارشاد پر محترم امام رفیق صاحب نے کی نماز کے بعد کچھ دیر تک حضور خدام سے باتیں کرتے رہے۔

حضور کی صحت پہلے سے بہتر نظر آتی ہے بہر حال خاص دُعا کی ضرورت ہے۔"

بقیہ اخبار قادیان:۔ مورخہ ۱۴/۵ کو مکرم محمود احمد صاحب سہگل آف کلکتہ جہ یاڑی پورہ کشمیر میں احمدیہ صوبائی کانفرنس میں شریک ہونے کی غرض سے کشمیر تشریف لے گئے تھے۔ واپسی پر زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے

ڈیٹن (اوہیو سٹیٹ) امریکہ سے ایک خط

محترم ایڈیٹر صاحب بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۲۴ر جولائی اور پھر ۳۱ر جولائی ۷۵ء کے الفضل (ربوہ) میں ربوہ اور قادیان کے متعلق بعض امریکن احمدی زائرین کے ایمان افروز تاثرات شائع ہوئے ہیں جو اوّلاً احمدیہ گزٹ (امریکہ) میں شائع ہوئے۔ اور احمدیہ بلیٹن لنڈن نے بعد میں انہیں شائع کیا۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے ان تاثرات کا نہایت عمدہ اور صحیح ترجمہ بدر میں شائع کرایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ جن دو بہنوں کے اس وقت تک آپ نے تاثرات شائع کئے ہیں ان میں سے ایک کا صحیح نام عائشہ علیم اور دوسری کا نسیمہ امین ہے۔ اوّل الذکر ایم اے ہیں۔ اور یونیورسٹی میں ہسٹری پڑھاتی ہیں۔ دوسری ایک ماہر جرنلسٹ اعلیٰ تعلیمیافتہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی صدر ہیں دونوں ہی اور دوسری بہنوں کی طرح اپنی قابلیت اور ذہانت کو اسلام کی اشاعت میں استعمال کر رہی ہیں۔ والسلام

میاں محمد ابراہیم

اخبار قادیان

○ محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد صدر انجمن احمدیہ کی اہلیہ محترمہ ایک ہفتہ سے ہائی بلڈ شوگر کی تکلیف سے بیمار چلی آرہی ہیں جس کی وجہ سے ان کی بینائی پر بھی اثر پڑا ہے احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش تاحال لدھیانہ کے C.M.C ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حال ہی میں ان کا ایک اور اپریشن ہوا تھا۔ جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ اُمید ہے عنقریب قادیان آجائیں گے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

○ مورخہ ۱۵/۵ کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل نے اپنے ربیبہ مکرم بدر الدین صاحب مہتاب کارکن دفتر بدر کی شادی پر قریب دو صد مرد و زن کو دعوت ولیمہ دی اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت کرے آمین

(باقی صفحہ ہذا کالم نمبر ۱ و ۲)

اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

عہدہ میں ترقی اور درخواستِ دُعا

مکرم سید فضل احمد صاحب آئی۔پی۔ایس ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس جو گذشتہ کچھ عرصہ سے نیشنل پولیس اکیڈمی ماؤنٹ آبو (راجستھان) بعدہٗ حیدرآباد (آندھرا پردیش) میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدہ پر فائز تھے۔ اب ان کا ترقی کے ساتھ بطور ایڈیشنل انسپکٹر جنرل آف پولیس پٹنہ صوبہ بہار میں تبادلہ ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم سید صاحب موصوف کے لئے یہ ترقی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ان کو اپنے فضل سے مزید اعلیٰ ترقیات سے نوازے نیز ان کو ملک و قوم کی بہترین رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے آمین احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

مرزا وسیم احمد قادیان

قادیان میں یومِ آزادی کی تقریب

جھنڈا لہرانے کی رسم جناب سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ نے ادا کی

قادیان ۱۵ اگست آج مقامی طور پر اٹھائیسویں یوم آزادی کی تقریب میونسپل کمیٹی کے وسیع احاطہ میں پوری شان سے منائی گئی۔ صبح ساڑھے نو بجے جناب سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی بعد میں پولیس گارڈ نے سلامی دی۔ دیش پیار کے گیت گائے گئے سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ نے یوم آزادی پر حاضرین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آج کا دن ہمارے لئے بہت اہم ہے۔ ہم ۲۸ سال قبل آزاد ہوئے اور اپنا مستقبل سنوارنے کے کام میں لگ گئے . . .

. . . .

پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی جی نے ایمرجنسی کا قدم اٹھا کر ہمارے ملک کو تیز رفتار ترقی کے راستے پر ڈال دیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم بھی حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون دیں۔ آپ نے آخر میں پھر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کی۔ بعض دوسرے مقررین نے بھی اجتماع سے خطاب کیا۔ ہماری جماعت کے بہت سے افراد اس تقریب میں اپنی سابقہ روایات کے مطابق جوش و خروش سے شامل ہوئے۔ یہ تقریب ایک بجے دوپہر ختم ہوئی۔

امتحان دینی نصاب برائے سال ۷۶-۱۹۷۵ء

اخبار بدر کے ذریعہ تمام احباب کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ سال رواں کے لئے بطور دینی نصاب کتاب "ختم نبوّت کی حقیقت" مقرر کی گئی ہے۔ ایسے احباب۔ صدر صاحبان۔ مبلغین کرام اور معلمین صاحبان جنہوں نے اپنے حلقہ کے امیدواران امتحان کے ناموں سے تاحال اطلاع نہیں دی۔ جلد توجہ دے کر ہر لسٹیں نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوا دیں اس امتحان میں پڑھے لکھے دوستوں کا شامل ہونا ضروری ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تصحیح

بدر مجریہ ۱۴ اگست (ظہور) میں صفحہ ۱۲ پر منظوری انتخاب عہدیداران کے تحت غلطی سے نام جماعت احمدیہ بھاگلپور شائع ہو گیا ہے اصل میں وہ انتخاب جماعت احمدیہ بورارہ (بھاگلپور) کا ہے۔ احباب اُس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

رمضان المبارک میں

فدیۃ الصّیام اور انفاق مال

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے۔ جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت۔ بیمار ہو اور ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از روئے شریعت، اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان مبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو میں اپنے معزز دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گزارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان ارسال فرمائیں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گی۔ اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو سکے گی۔

فدیہ کے علاوہ رمضان شریف میں روزے رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سُنّت نبوی صلعم پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رمضان المبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ پس قرب الٰہی میں ترقی کے لئے احباب کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجالانے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور رمضان المبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

خواہشمند احباب جلسہ توجہ فرمائیں!

قافلہ جلسہ سالانہ ربوہ دسمبر ۱۹۷۵ء کی تیاری کے لئے نظارت ہذا نے ضروری کاروائی شروع کر دی ہے۔ وزارت خارجہ نئی دہلی نے مندرجہ ذیل کوائف پر مشتمل فہرست افراد قافلہ آخر ستمبر ۱۹۷۵ء تک طلب کی ہے۔ (۱) نام ..... (۲) ولدیت/زوجیت ..... (۵) پیشہ .... (۶) پاسپورٹ نمبر اور تاریخ اجراء و مقام اجراء تاریخ valid ویزا وغیرہ وغیرہ پاکستان کا پاسپورٹ میں اندراج ہونا ضروری ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی امیر یا صدر جماعت کی سفارش کے ساتھ بھجوائیں۔ تاکہ فہرست کو آخری شکل دے کر وزارت خارجہ نئی دہلی کو بھجوائی جا سکے اگر پاسپورٹ کے حصول کے لئے درخواست دے رکھی ہے۔ اور پاسپورٹ ابھی نہیں ملا تو فی الحال فوری طور پر باقی کوائف بھجوائے جائیں۔ اور پاسپورٹ ملنے پر اس کے کوائف نمبر وغیرہ بھجوانے میں بالکل تاخیر نہ کی جائے

نوٹ: قافلہ میں شمولیت کی غرض سے پاسپورٹ کی منظوری کیلئے دی جانے والی درخواست کے ساتھ نظارت ہذا کی تصدیقی چٹھی شامل کی جانی ضروری ہے۔ متعلقہ احباب اپنے کوائف بھجوا کر طلب فرمائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

نام :—

پتہ :—